تحریر: مولانا عبدالرشید حنیف بی۔اے جھنگ

قرآن و حدیث کی روشنی میں عورت کی سربراہی کی حیثیت

پاکستان واحد ملک ہے جس کی آزادی اسلام کے مقدس
نام پر ہوئی۔ نہایت افسوس ہے کہ جتنی اس ملک میں اسلام
سیاسی فقہاء اور مذہبی علماء نے بے حرمتی کی اس کی مثال
ہیں بھی نہیں ملتی۔

بیالیس سالہ دور میں آمریت، جمہوریت، ڈکٹیٹر
شپ، عوامی قوت، سوشلزم، تحریف فی الدین، الحاد
دین اور افتراق ملت کو فروغ ملا۔ حتیٰ کہ ۱۹۶۴ء میں عورت
کی قیادت کو جائز قرار دیا۔ اب ۱۹۸۹ء میں دوبارہ "پاکستان"
میں عورت کی سربراہی کے جواز کے علماء نے فتاویٰ جاری
کیئے۔ پاکستان میں دوبارہ اس مسئلہ کو اٹھایا گیا۔ جو لوگ ۱۹۶۴ء
میں اقامت دین کے پردہ میں محترمہ فاطمہ جناح کی قیادت کے
قائل تھے اب وہ لوگ عورت کی قیادت کے ناجائز ہونے
کے بھرپور مخالف ہیں۔

ان حالات کے پیش نظر ضرورت ہے کہ اسلام کے داعی
خاتم الانبیاء علیہ الصلاۃ والسلام کے فتویٰ کو حرف آخر قرار
دے کر اس پر عمل کیا جائے۔ اسی میں فرد، قوم، حکومت اور
ملت کی کامرانی ہے۔ سیاسی اور مذہبی زعماء کو قرآن و سنت
سے تحریف فی الدین کو بچایا جائے۔ یہ تحریف فی الدین اقوام و ملل کی
تباہی کا پیش خیمہ ہے۔ اللہ تعالیٰ دین حق پر چلنے کی توفیق

عورت کی سربراہی قرآن و حدیث کی نظر میں

قرآن و حدیث کو نص صریح اور نص قطعی کہتے ہیں۔ قرآن
سنت کا فیصلہ آخری اور قطعی ہے اس کے مقابلہ میں کسی
ادنیٰ اور اعلیٰ امتی کا قول اور فیصلہ حجت نہیں لہٰذا خدا
قانون پر گرفت کیوں؟۔

حقوقِ مرد و زن

اسلام نے خواتین اور رجال
کے حقوق کا تعین کیا ہے
فیصلہ کو اپنی رائے اور سیاسی نشتر اور خنجر سے زخمی کرنے
قطعاً اسلام نے اپنے ماننے والوں کو اجازت نہیں دی ہے
اسلام کا اپنے حقوق میں متعلم ہے معلم نہیں۔

رجال کے حقوق

قرآن اور حدیث میں
کے حقوق کا ذکر نہایت
جامع انداز میں کیا ہے جو چودہ سو سال گذر جانے کے با
بھی جوں کا توں محفوظ ہے مرور زمانہ سے اس میں کسی قسم
کا تغیر و تبدل موجود نہیں۔ یہی وہ خبر ہے جو قرآن
نے دی ہے:

لا یاتیہ الباطل من بین یدیہ
ولا من خلفہ

اور قرآن مرد و زن میں باطل خطرات اور نظریات:

...ہے اور رہے گا۔"

"انا له لحافظون"

...ربانی حفاظت انسانی حیلہ تراشی سے کبھی بھی مجروح ...یں ہو سکتی۔ قرآنی آیات میں حقوق زیر نظر رکھیے۔

۱۔ الرجال قوامون علی النساء۔

"مرد عورتوں پر نگران (جملہ حقوق) ہیں۔"

۲۔ للرجال علیهن درجة۔

"مردوں کا عورتوں پر ایک خاص درجہ (مقام) ہے"

۳۔ نساءکم حرث لکم

"عورتیں تمہاری (نسلی) کھیتی ہیں"۔

۴۔ ان المسلمین والمسلمات

"مسلمان مرد اور مسلمان خواتین..........

(مع دیگر اوصاف) اجر عظیم کی مستحق ہیں۔"

چار آیات

مردوں کے حقوق کے بارے میں پورے قرآن کی روح یہ چار آیات ہیں پہلی ...یت کریمہ میں مرد کو عورت کی کفالت، حفاظت، گھر کے ...رجال تو ق، خاوند کے حقوق، گھر کے جملہ حقوق "ملکة البیت" ...ہے گھر کی مالکہ کا پابند بنایا ہے۔

آزادی نسواں

اسلام نے عورت کے حقوق میں عمدہ ترین آزادی عطا کی ہے ...نیا کا واحد ترین دین اسلام ہے جس نے خواتین کے حقوق میں ہمہ آزادی فراہم کی ہے

(الف۔ دور جاہلیت میں عورت کے حقوق کا تذکرہ تک نہ تھا۔ عورت محض ایک غلامی (ظلم) کی زنجیر میں جکڑی ہوئی تھی۔

۱۔ مکمل غلامی

۲۔ زندہ درگور بعض قبائل کے ہاں۔

۳۔ سراپا عار مرکز طعن۔

۴۔ بے حجابی کا شکار۔

۵۔ تبرج[1] حسن کی نمائش مردوں کے لیے۔

۶۔ شہادت سے محروم

۷۔ وراثت سے محروم

۸۔ عصمت و عفت سے محروم (بازار کی زینت)

۹۔ مرکز نفرت (لڑکی پیدا ہوتی تو اسے اور اس کی والدہ کو زندہ درگور کیا جاتا۔

۱۰۔ زندگی سے محروم۔

۱۱۔ نسوانی عوارض کی وجہ سے گھر سے عارضی بے دخلی

۱۲۔ نکاح سے محروم۔

۱۳۔ امراء اور اغنیاء کی رقص و سرود کی محافل کی زینت۔

۱۴۔ بعض بچیوں کو ولادت ہوتے ہی ان کے سر پر پشمینہ باندھ دیا جاتا وہ تاحیات "اجرن" شادی سے محروم سمجھی جاتی تھیں۔

اسلام کی آزادی میں سب سے پہلے اس کی زندگی کو بحال کیا گیا۔ زندہ درگور سے اسے بچایا گیا اور قانون نافذ کیا گیا "لا تقتلوا" آئندہ کوئی شخص خاتون کو قتل نہ کرے

یعنی زندہ درگور نہ کرنے

سزا مقرر کی، کہ زندہ درگور کرنے والے اور حکم دینے والے ناری ہیں۔ یعنی انہیں آگ میں داخلہ ملے گا۔

۲۔ حق نکاح عطا کیا۔

۳۔ حق شہادت (دو عورتیں مساوی ایک مرد)

۴۔ حق وراثت (½ حصہ بحق مرد)

حق خدمت، والدہ کا حق خدمت کا صلہ جنت قرار دیا

۵۔ خواتین کے حقوق کی تقسیم اور امتیاز، ماں/بیٹی/بہن/بیوی

۶۔ گھر کی مالکہ۔ مرد کو پابند کیا کہ خاتون اور اس کی اولاد کی تمام تر کفالت لباس، نان، نفقہ، مسکن اس کے علاوہ اس کے جملہ اصول و فروع کی ضمانت اور تربیت مرد کی کے ذمے ہے۔ اولاد کی پرورش، ان کی تعلیم، نکاح، ان کے جملہ اخراجات کی ذمہ داری مرد کے آہنی کندھا پر رکھی۔ کیونکہ عورت

[1] تبرج۔ عربی محاورہ "تبرجت المرأة" عورت کا اجنبیوں کو اپنی زینت اور اپنے محاسن دکھانا۔ المنجد عربی ص ۲۹۔ اردو ص ۱۰۱۔ منجد الطلاب عربی ص ۲۸

کا کنڈ حا موری ہے ۔

۷ ۔ عصمت اور عفت کے لیے قانون قصاص اور حد/تعزیر مقرر کی (مرد اگر کسی خاتون کنواری یا شادی شدہ کی عصمت دری کرتا ہے اس کی ...ادرے/سنگساری کا قانون نافذ کیا ۔ بہتان اور تہمت کے لیے سزا مقرر کی۔

۸ ۔ حق خلع : خاتون کو حق خلع (تنسیخ نکاح) کا حق دیا۔

۹ ۔ چادر اور چار دیواری کا اسے مالک بنایا جبکہ مرد اس کا بنک ہے ۔ جب چاہے اسے آزادی سے خرچ کرے ۔

۱۰ ۔ خواتین کے حقوق کے تلف کرنے پر سزا مقرر کی ، بلاوجہ طلاق نہیں دے سکتا ۔ اس کے نان و نفقہ کی عدم ادائیگی پر مرد پر سزا رکھی ۔ عورت کو فروخت کرنا حرام قرار دیا۔

۱۱ ۔ نسوانی عوارض (حیض ، نفاس) میں نماز کی معافی / روزہ کی قضا مقرر کی ۔ اور قرآن کی تلاوت معاف کر دی ۔

۱۲ ۔ دیت : ان کے قاتل مرد کو زن کے بدلہ میں قتل کیا جائے گا کا قانون مقرر کیا ۔ ارشاد ربانی ہے

ان النفس بالنفس

۱۳ ۔ حرث : افزائش نسل کی ارض (زمین) قرار دیا ۔ اس زمین کو اگر مرد استعمال نہیں کرتا دیگر جگہ حرث کرتا ہے تو اسلام نے اس مرد کو ملعون قرار دیا ۔ اور اس کی سزا قتل مقرر کی ۔ اس زمین کی پوری پوری حفاظت اور نگہداشت کی ذمہ داری خاوند پر رکھی ۔ دیگر کسی کو اس کی حفاظت کا ذمہ دار نہ بنایا ۔

نص صریح نے عورت کے حقوق کو قانون کی حیثیت سے بیان کیا ۔ یہ ہے وہ آزادی جو اسلام نے عورت کو دی ہے

۱۴ ۔ حق لعان ۔ میاں بیوی کی ناچاکی اور الزام تراشی کا حق حل دیا ۔

مشکلات کا حل

عورت چونکہ فطرتاً کمزور ہے اس کے اعضار ، عقل و فکر نہ ثابت اور نہ آہنی ہیں اس بنا پر اسلام نے اسے ان مشکلات سے دور رکھا جو اس کے حقوق اور نظام کو معطل کر سکتے تھے ۔

اذان ، امامت ، خطابت ، حکومت ، جہاد یہ امور چونکہ عورت کی فطری کمزوری کے مرہون منت تھے اس لیے اسلام نے اسے ان مشکلات سے کلیتاً محروم رکھا ۔

آواز

عورت کا وجود مرکز فتنہ ہے اعضار پر حجاب کے ساتھ ساتھ آواز پر سخت پردہ ہے ۔

ایک مسلم خاتون باجماعت نماز ادا کر رہی ہے ۔ امام اگر کبھی کسی رکن کی ادائیگی میں بھول گیا ہے تو وہ آیت کریمہ نہ پڑھے بلکہ "تصفیق" ، الٹے ہاتھ کی تالی بجائے ۔ مرد سبحان اللہ کے الفاظ دہرائے ۔ [1]

امہات المومنین

کائنات کی ماؤں کو حکم دیا فلا تخضعن بالقول

یہ وہ خواتین ہیں جو امت کی مائیں ہیں انہیں حکم دیا جا رہا ہے ۔ "بات لچکدار نہ کرنا" ۔

اسلام نے نسوانی کمزوریوں کے تحت گھریلو ذمہ داری کے علاوہ تمام ذمہ داریوں سے مستثنیٰ ایسے انداز میں قرار دیا کہ گھر کی سیاست اور گھر کی دینی ذمہ داری میں ان کے لیے جنت کی بشارت ہے ۔ ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

"جو خاتون پانچ وقتی نماز ادا کرے ۔ ماہ رمضان کے روزے رکھے خاوند کی اطاعت کرے اس کے لیے جنت کے آٹھ دروازے کھلے ہیں" ۔ [2]

نبوی حقوق برائے خواتین

محسن انسانیت نے وحی الہی کی روشنی میں جو خواتین کے حقوق مقرر کیے ہیں وہی مینارہ رشد و نجات ہیں ۔

قرن فی بیوتکن

۱ ۔ تمہارا مرکز قرار تمہارے گھر ہیں ۔

۲ ۔ ولا تبرجن تبرج الجاهلية الاولى

۔ جاہلیت کی زینت محاسن کی اجازت نہیں ۔

۳ ۔ ولا يجوز ان تكون امراة امام رجل في صلاة بحال ابدا [3]

---

[1] صحیح بخاری ۔

[2] ۔ تفسیر ابن کثیر ۔

[3] ۔ کتاب الام ، امام شافعی ج ۱ ص ۱۴۵ ۔

...کے لیے مردوں کی امامت کرانا ... جائز نہیں ۔

...ترکت بعدی فتنۃ اضر من الرجال

...ہے ۔

...نے خواتین سے زیادہ ضرر رساں فتنہ خیز کوئی ...دیکھا ۔

...النساء حبائل الشیطان (رزین)

...ین شیطان کے جال ہیں

...ھلک الرجال حین اطاعت النساء ۳

...دوں کی ہلاکت خواتین کی اطاعت ہے

...مورکم الی نسائکم فبطن الارض

...لکم من ظہرھا ۔ ۴

...مردوں کے امور خواتین کے سپرد ہوں (امامت ...ت، خلافت) تو مردوں کا زیر زمین ہونا بہتر ... (باعزت زندگی نہیں ۔)

...ہادکن الحج ۔ ۵

...سوال کا جواب علیکن بالبیت فانہ ...ہادکن ۔ ۶

...ہارا جہاد گھر کی چاردیواری ہے

...ن المرأۃ عورۃ فاذا خرجت ...ستشرفھا الشیطن واقرب ماتکون ...ن وجہ ربھا وھی فی قعر بیتھا ۷

...رت سراپا پردہ ہے جب بازار میں نکلتی ہے تو ...

...ستدرک حاکم ج ۴ ص ۲۹ ۔ ۴ ترمذی

...خاتون تین دن کا بھی سفر بغیر محرم (باپ، بھائی) نہیں کر سکتی ۔ اسی طرح حج کے مقدس ...میں جا سکتی ۔

...ستیعاب لابن عبدالبر، اسماء بنت زید

...رمذی ۔

...شیطان ... عورت رب کی رحمت کے قریب اس وقت ہو سکتی ہے جب وہ اندرون خانہ رہے

۱۰ ۔ یا معشر النساء ...... مارأیت من ناقصات عقل ودین اذھب للب الرجل الحازم ۔ ۱

عیدین کے خطبہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خواتین! میں نے جہنم میں بکثرت خواتین کو دیکھا ہے لہذا تمہیں صدقہ کرنا چاہیے ۔ یاد رکھنا! میری نگاہ میں عقلی اور دینی اعتبار سے ناقص ہیں (فطری نقص مراد ہے)

۱۱ ۔ عورت کی ولایت :۔ عورت بغیر ولی کے نکاح نہیں کر سکتی اگر وہ بغیر ولی کے نکاح کرتی ہے تو نکاح باطل ہے ۔ (حدیث)

نفس مسئلہ کی حقیقت

نص قرآن اور نص حدیث دونوں سے آج سے چودہ سو سال قبل کا فتویٰ من وعن محفوظ ہے جیسا کہ لوح محفوظ میں تھا ۔ ویسا ہی حدیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں محفوظ ہے ۔

فتویٰ

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: "لن یفلح قوم ولوا امرھم امرأۃ" ۔ ۲

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ قوم ہرگز ہرگز فلاح یاب نہ ہوگی جو اپنے امور عورت کے سپرد کرے گی ۔

مفتی خاتم النبیین والمعصومین صلی اللہ علیہ وسلم کے فتویٰ کے بعد کسی بھی ادنیٰ اور اعلیٰ کا فتویٰ قابل التفات نہیں ۔

جملہ مفسرینؒ، صحابہؓ، تابعینؒ، تبع تابعینؒ کا متفقہ فیصلہ ہے کہ الرجال قوامون ... کے تحت امور مم...

حواشی صفحہ ۳۵ پر ملاحظہ فرمائیں ۔

باقی صفحہ ۳۵ پر